تاریخ وتحقیق — مولانا عبدالحق مدظلہ

حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد کے واقعات

روزنامہ "عوامی آواز" سندھی زبان کا اخبار ہمارے پیشِ نظر ہے۔ اس میں سیدنا حسینؓ کی شہادت کے متعلق صوفی غلام مصطفیٰ مورائی کا ایک مضمون شریک اشاعت ہے۔ مضمون کے عنوان کا ترجمہ یہ ہے۔
"حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد کیا واقعات رونما ہوئے"؟
اس کے ذیل میں مضمون نگار تحریر کرتے ہیں کہ "حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد سات دن تک اندھیرا چھایا رہا"

تاریخ اسلام میں ایسے دردناک واقعات بھی رونما ہوئے ہیں جن کے سننے سے لرزہ براندام کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت حسینؓ کا واقعہ بھی ان ہی میں سے ایک ہے۔ لیکن اس واقعہ کے پس پردہ اسلام کے خلاف زیر زمین ایک سازش ہے اور اسی مزموم سازش کو تقویت دینے کیلئے ہر سال اس واقعہ کے متعلق روایات مکذوبہ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ روایت بھی ان موضوع روایات میں سے ایک ہے۔ اگر سات دن تک دنیا میں اندھیرا چھایا رہا تو اس ہیبت ناک حالت کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کا بیان تواتر کے ساتھ منقول ہوتا اور تاریخ کی ہر کتاب میں اس حالت کا تذکرہ ہوتا۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے نہ تو کسی معتبر کتاب میں اس کا بیان ہے اور نہ ہی تواتر سے اس کی نقل موجود ہے۔ سوائے چند ذاکرین کے جو سینہ بسینہ اس جھوٹ کو منتقل کر رہے۔ ہیں مزید برآں یہ کہ تاریخ اسلام میں اس سے بھی زیادہ دردناک واقعات رونما ہوئے ہیں لیکن تکوینی امور میں کہیں بھی کوئی تغیر تبدل ظاہر نہیں ہوا۔ سفر طائف کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ جو جانگداز واقعات پیش آئے سیدنا حسینؓ کی شہادت باوجود اپنی ذاتی حیثیت کے ان جاں گسل واقعات کے مقابلہ میں بہت ہی کم دردناک ہے۔ پیغمبر کے مقدس خون کا ایک قطرہ پوری امت کی شہادت سے وزنی ہے۔ اور اس سفر میں تو آپکا جوتا مبارک خون کی کثرت سے پاؤں سے چمٹ گیا۔ پھر سفر طائف کے واقعات کی سنگینی اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ملک الجبال آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ ان لوگوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں۔ لیکن آپ ﷺ کی شان رحمت اللعلمینی نے ان لوگوں کو عذاب خداوندی سے بچالیا۔ لیکن دنیا میں اندھیرا چھایا اور نہ ہی تکوینی امور میں کوئی تغیر تبدل رونما ہوا۔ پھر یہ کہ حضرت حسینؓ کے واقعہ کربلا سے قریباً رُبع صدی قبل مدینہ منورہ میں اس سے بھی زیادہ دردناک کربلائی واقعہ پیش آچکا تھا۔ سیدنا عثمانؓ اپنے گھر میں محصور ہیں، باغیوں نے ہر جانب سے محاصرہ قائم کر کے پانی بند کر رکھا ہے، آپؓ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہیں اور اسی حالت میں باغی ان پر حملہ کرتے ہیں، تین وار سر مبارک پر اور نیزے کے تین وار سینہ پر کئے اور پیشانی پر تلوار ماری جو چہرہ تک اتر گئی۔ ان کی وفادار زوجہ محترمہ سیدہ نائلہؓ اور شیبہ بن ربیعہ کی دختر نیک اختر لاش مظلوم کے وجود مسعود پر گر جاتی ہیں۔ ظالموں نے ان خواتین کے کپڑے پھاڑ کر ان کو دور پھینک دیا۔ اور سیدہ نائلہؓ کی انگلیاں بھی کٹ گئیں اس ظلم صریح اور شہادت

مظلومہ پر بھی دنیا میں اندھیرا چھایا اور نہ ہی کوئی تغیر و تبدل رونما ہوا۔ حالانکہ سیدنا عثمانؓ سیدنا حسینؓ سے افضل ہیں اور مدینۃ الرسول سے تو کربلا کو کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی۔

اور پھر مضمون نگار تحریر کرتے ہیں کہ "اسی دن سورج گرہن ہوا"

سورج کے گرہن کا تعلق بھی شہادت کے ساتھ نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

ان الشمس والقمر لاینکسفان لموت احدولالحیاتہ ولکنھما من آیات اللہ (مسلم ص۲۹٦، ج۱)

ترجمہ: تحقیق سورج اور چاند کا گرہن کسی کی موت کا باعث ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کی حیات کی وجہ سے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اس کے بعد مضمون نگار تحریر کرتے ہیں کہ "مکمل ایک ماہ آسمان پر سرخی رہی پھر آہستہ آہستہ یہ سرخی کم ہوتی گئی لیکن اس کے کچھ آثار باقی رہ گئے جو کہ اس وقت شفق کی صورت میں ہیں۔"

جس مذہب کی بنیاد ہی کذب و افتراء پر ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی ترویج کیلئے بھی اس طرح کی صریح مکذوبہ روایات ہونگی ہر باشعور شخص جانتا ہے کہ شفق خواہ احمر ہو یا ابیض اسکا تعلق سورج کے غروب کے ساتھ ہے اور ہر شفق اسی دن سے موجود ہے جس دن سے سورج کے طلوع و غروب کا نظام دنیا میں قائم ہوا۔ اس لئے ان آثار کا وجود تو تاریخ انسانی سے بھی پہلے کا ہے۔ تو پھر حضرت حسینؓ کی شہادت کے ساتھ اس کا تعلق کیسے ہو سکتا ہے؟

مضمون نگار نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے یوم بیت المقدس میں جتنے پتھر تھے ان کے نیچے خون تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ شہادت کا وقوع تو عراق میں اور پتھروں کا خون شام میں کہ جہاں ابھی تک آپؓ کی شہادت کا علم بھی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس علاقہ کا کوئی شخص آپؓ کے شہید کرنے میں شریک تھا۔ اس مضمون میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ ام سلمہؓ کو دیکھا گیا کہ آپؓ رو رہی ہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ میں نے ابھی نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک اور داڑھی مبارک خاک آلود ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ ﷺ کی کیا حالت ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی شہادت حسینؓ کا واقعہ دیکھ کر آیا ہوں۔ یہ روایت بھی غلط ہے۔ کیونکہ ام المومنین سیدہ امّ سلمہ کی وفات ۵۹ھ میں ہے۔ اور حضرت حسین کی شہادت کا واقعہ ٦١ھ میں ہے۔ جو اس واقعہ سے تین سال قبل رحلت کر گیا ہو وہ اس طرح کا خواب کیسے دیکھ سکتا ہے۔

اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب

میں ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ کے متعلق ہے۔

وماتت فی سنۃ تسع و خمسین و دفنت بالبقیع

ترجمہ: "ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی۔ آپؓ بقیع میں مدفون ہیں"۔ پھر ایک اور انکشاف یہ کیا ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت کا نظام ہمیشہ عدل و انصاف سے قائم رہیگا۔ یہاں

تک کہ ایک شخص بنی امیہ سے آئے گا۔ جس کا نام یزید ہوگا وہ آکر اس نظام کو بگاڑ دے گا۔

محدثین کا اس روایت کے بارے میں اتفاق ہے۔ کہ یہ موضوع ہے۔ اور پھر اس کی سند میں بھی انقطاع ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں مکحول سے روایت کرنے والا ابو عبیدہ ہے۔ اور حافظ ابن کثیر کی تصریح کے مطابق درمیان میں دو راوی ساقط ہیں۔ اور محدثین نے کہا ہے وہ تمام روایات جن میں بنو امیہ کی مذمت یا یزید کی مذمت ہے۔ وہ موضوع ہیں۔

علامہ نور الدین علی بن سلطان محمد الھروی المعروف بملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ اپنی مشہور کتاب الموضوعات میں فرماتے ہیں۔

ومن ذلک الاحادیث فی ذم معاویۃ وذم عمروبن العاص وذم بنی امیۃ و مدح المنصور والسفاح وکذاذم یزید والولید و مروان بن الحکم (ص ۱۶۹/۱۷۰)

ترجمہ: اور ان موضوع روایات میں سے وہ روایات موضوع ہیں۔ جن میں معاویہ، عمرو بن العاص اور بنو امیہ کی مذمت کی گئی ہے۔ اور وہ روایات بھی موضوع ہیں جن میں منصور اور سفاح کی مدح سرائی کی گئی ہے۔ اور وہ روایات بھی موضوع ہیں۔ جن میں یزید، ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت ہے۔

اس کے برخلاف اُمہات الکتب صحاح ستہ میں ایک حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے بشارت کے انداز میں فرمایا ہے۔ کہ "اس وقت تک یہ اسلامی حکومت اچھی رہے گی جب تک اس پر بارہ آدمی حکومت کریں گے"۔ مورخ اسلام علامہ سید سلیمان ندوی نے اس حدیث کے مبشر خلفاء کی یہ فہرست پیش کی ہے۔

۱۔ حضرت ابو بکرؓ ۲۔ حضرت عمرؓ ۳۔ حضرت عثمانؓ ۴۔ حضرت علیؓ ۵۔ امیر معاویہؓ ۶۔ یزید ۷۔ عبد الملک ۸۔ ولید ۹۔ سلیمان ۱۰۔ عمر بن عبد العزیز ۱۱۔ یزید ثانی ۱۲۔ ھشام۔ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۱۰، ج۔۳ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور۔

یہ ہے ان روایات کی حقیقت جن کو مضمون نگار نے اپنے مذہب کی ترویج کا ذریعہ بنایا ہے جو روایتاً صحیح ہیں۔ اور نہ ہی درایتاً۔

معاویہ رضی اللہ عنہ

بشارۃ رسول علیہ السلام

برائے

خلافتِ سادسہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

معاویہ رضی اللہ عنہ

عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: "نَظَرَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا مُعَاوِیَۃُ! اِنْ وَلِیْتَ اَمْرًا؟ فَاتَّقِ اللہَ وَاعْدِلْ" اھ!

"تطھیر الجنان" صہ۱۵، طبع مصر ۱۳۶۵ھ ۱۹۵۶ء

حضرت مُعَاوِیَہ رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق خود براہ راست حدیث نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ: "اے مُعَاوِیَہ! اگر تم مسلمانوں کے والی و حاکم اور خلیفہ بن جاؤ؟ تو پھر اللہ کا ڈر رکھنا اور انصاف کرتے رہنا"!